خبر و نظر

اگست 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

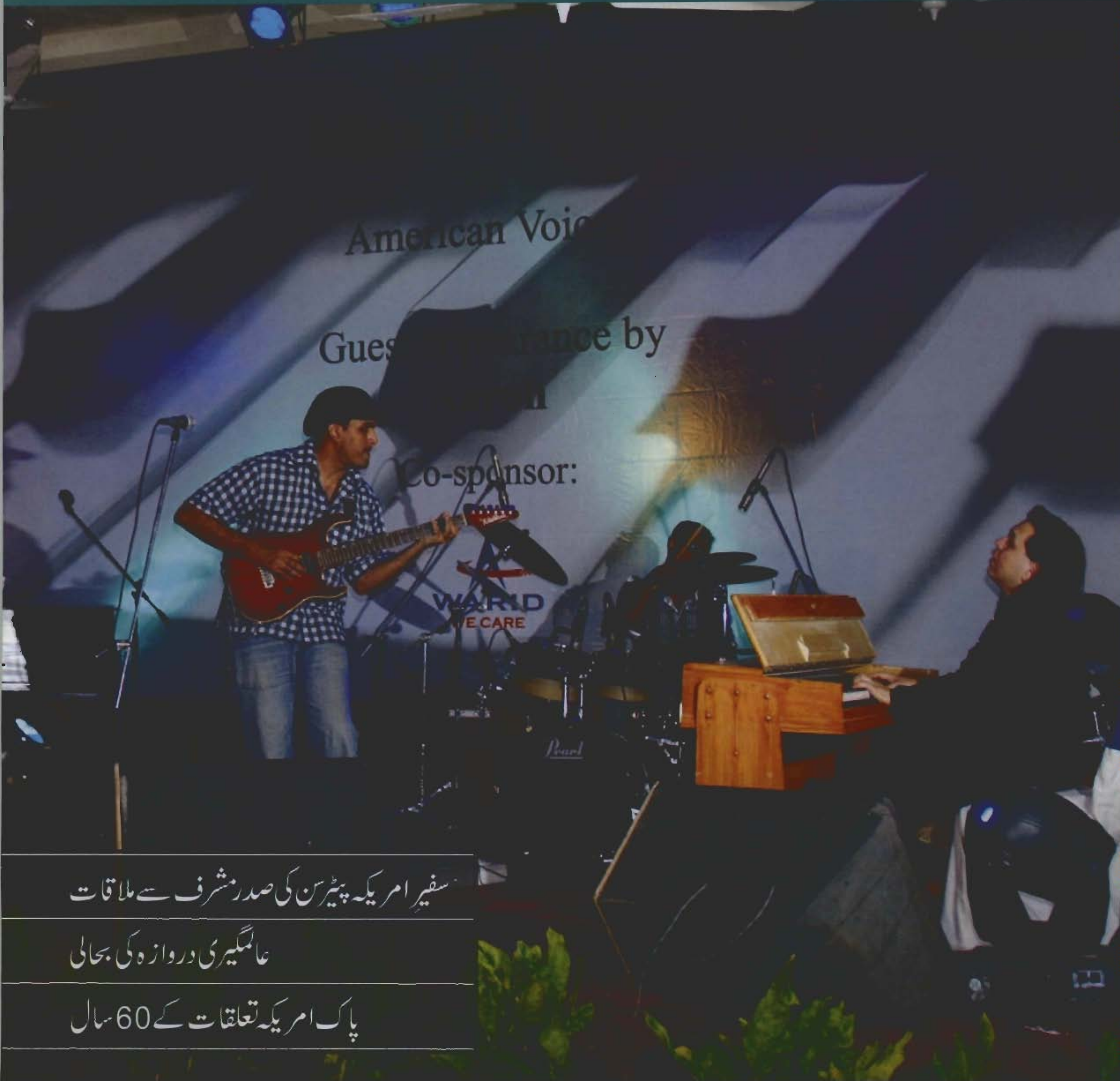

سفیرِ امریکہ پیٹرسن کی صدر مشرف سے ملاقات

عالمگیری دروازہ کی بحالی

پاک امریکہ تعلقات کے 60 سال

امریکی سفیر این پیٹرسن اسلام آباد میں خواتین کی ترقی کی وزیر محترمہ سُمیرہ ملک کے ہمراہ۔(فوٹو پی آئی ڈی)

امریکی سفیر این پیٹرسن وفاقی وزیر برائے ریلوے شیخ رشید احمد سے 30 جولائی کو اسلام آباد
میں ایک تقریب کے دوران ملاقات کر رہی ہیں۔(فوٹو پی آئی ڈی)

امریکی سفیر پیٹرسن چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی جنرل احسان الحق سے ملاقات کر رہی ہیں۔
(فوٹو آئی ایس پی آر)

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن انسداد منشیات کے وفاقی وزیر غوث بخش مہر سے اسلام آباد میں مصافحہ کر رہی ہیں۔
(فوٹو پی آئی ڈی)

امریکی سفیر این پیٹرسن اسلام آباد میں سابق وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین سے ملاقات کر رہی ہیں۔
(فوٹو پی آئی ڈی)

خبر و نظر

شمارہ 8 اگست 2007ء

فہرستِ مضامین

قارئین "خبر و نظر" کے خطوط 4
امریکی سفیر این پیٹرسن نے صدر پاکستان کو اسنادِ سفارت پیش کر دیں 5
حکومت امریکہ کی جانب سے سیلاب زدگان کے لیے امداد 6
عالمگیری دروازہ کی بحالی کیلئے امریکی گرانٹ 7
امریکی سفیر کا پاکستانی اور امریکی خواتین کے مابین تعلقات کے فروغ کی اہمیت پر زور 8
صدر بش کا واشنگٹن میں اسلامی مرکز میں خطاب 9
اساتذہ کا ایک گروپ پلی ماؤتھ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کریگا 10
امریکہ کی جانب سے پاک فضائیہ کو دو ایف سولہ طیاروں کی فراہمی 11
وبائی امراض کے ماہرین کیلئے تربیتی کورس کا انعقاد 12
امریکی پیانو نواز کا پاکستان میں اپنے فن کا مظاہرہ 13
چھ پاکستانی طالبعلموں کی امریکہ میں اکتساب علم کے بعد وطن واپسی 16
سیڈز آف پیس پروگرام کے طالب علموں کے اعزاز میں استقبالیہ 17
امریکہ میں نوجوانوں کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ 18
پاک امریکہ تعلقات کے 60 سال 19

ایڈیٹر ان چیف
الیزبتھ او۔کولٹن
پریس اتاشی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
فون: 051-2080000
فیکس: 051-2278607

شائع کردہ
شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

طباعت
کلاسیکل پرنٹرز
اسلام آباد

ڈیزائن
راجہ سعید احمد

اردو سرورق
امریکی پیانو نواز مائک ڈیل فیرو کراچی میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔
(فوٹو خبر و نظر)

قارئین خبر و نظر کے خطوط

بہت محبت

سچی بات تو یہ ہے کہ ہمیں ''خبر ونظر'' سے بہت محبت ہے اور اس کا شدت سے انتظار کرتے رہتے ہیں۔ قارئین کے خطوط سے آخری صفحہ تک جب تک مکمل رسالہ پڑھ نہ لیں صبر تو آتا ہی نہیں ہے۔ امریکہ پاکستان میں جس دلچسپی سے تعلیم وصحت کے شعبوں میں کام کر رہا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ اور یہ کوئی معمولی کام ہر گز نہیں ہے۔ اپنے ملک سے پیسے لا کر دوسرے ملک میں اسکول کھولنا اور پھر چلانا دل گردے کا کام ہے اور انسان دوستی کی عمدہ مثال بھی۔

سموئیل فضل حباب

بہاولپور

خوب سے خوب تر

ماہنامہ ''خبر ونظر'' کا ہر شمارہ خوب سے خوب تر ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے کہ آپ امریکہ کی ثقافت، کلچر اور مذاہب کا تعارف، جغرافیہ، معدنیات، مصنوعات، مطبوعات وایجادات کے متعلق معلومات، امریکہ کے تمام سابقہ صدور کی حیات و خدمات کے متعلق مضامین کا سلسلہ شروع کریں اس طرح قارئین امریکہ کے بارے میں پوری معلومات سے آگاہ ہو جائینگے۔

محمد شفیق اعوان

اٹک

لنکن کارنر

کچھ دن قبل ماہنامہ ''خبر ونظر'' موصول ہوا جسے دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ امریکہ نے پاکستانی عوام کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں اس کی مثال دنیا میں ملنا ناممکن ہے۔ پاکستان میں لنکن کارنر کا قیام ایک خوش آئند قدم ہے۔ میرے خیال میں بڑے شہروں میں لوگ تعلیم با آسانی حاصل کر لیتے ہیں لیکن ملک کے چھوٹے علاقوں میں تعلیم حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اگر امریکہ ہمارے شہر ڈیرہ اللہ یار، تحصیل جھٹ پٹ ضلع جعفر آباد (بلوچستان) میں ایک لنکن کارنر قائم کر دے تو وہ بلوچستان کے عوام کے لئے امریکہ کی طرف سے ایک نایاب تحفہ ہوگا۔

امیش کمار ایس چمنانی

جعفر آباد (بلوچستان)

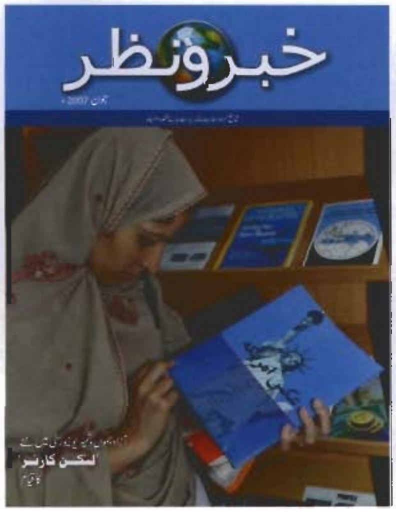

کم ہے

''خبر ونظر'' کا جون کا شمارہ موصول ہوا.....لنکن کارنرز کی تحریروں اور تصویروں سے سجا ہوا۔ تمام مضامین بیحد پسند آئے اور اس رسالے کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ رسالہ معلومات کا ایک خزانہ ہے۔

ہارون الرشید

لکی مروت

" خبرونظر " کا ویب ایڈیشن

امریکی سفارتخانہ کا ماہانہ جریدہ "خبر ونظر" اب آن لائن بھی دستیاب ہے

جریدے کو سفارتخانہ کی ویب سائیٹ پر پڑھا جا سکتا ہے یا قارئین کرام ویب سائیٹ

http://islamabad.usembassy.gov/pakistan/khabr_o_nazar.html

ملاحظہ کریں۔

امریکی سفیر این پیٹرسن نے صدرِ پاکستان کو اسنادِ سفارت پیش کیں

پاکستان میں امریکہ کی نئی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 31 جولائی 2007ء کو ایوان صدر میں ایک باضابطہ تقریب میں صدر جنرل پرویز مشرف کو اسنادِ سفارت پیش کیں۔

امریکی سفیر کی ایوان صدر میں آمد پر اُن کو ایک بگھی میں ڈائس پر لے جایا گیا جہاں بگل بجائے گئے اور ملٹری بینڈ نے امریکہ اور پاکستان کے قومی ترانے بجائے ۔صدر پرویز مشرف کو اپنی اسناد سفارت پیش کرنے سے قبل امریکی سفیر نے پاکستان کی مسلح افواج کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔

بعدازاں سفیر پیٹرسن نے کہا ہے کہ "پاکستان میں خدمات سرانجام دینا میرے لئے باعث فخر ہے اور میں پاکستانیوں کے ساتھ مل کر اپنے مضبوط اور اہم اشتراکِ کار کو مزید فروغ دینے کی منتظر ہوں۔"

امریکی سینیٹ نے سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کی اسلامی جمہوریہ پاکستان کیلئے بطور سفیر نامزدگی کی 28 جون 2007ء کو توثیق کی اور انہوں نے 6 جولائی کو اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ میں ایک سادہ تقریب میں اپنے منصب کا حلف اُٹھایا۔

پاکستان میں اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے سے قبل ،سفیر پیٹرسن معاون وزیر خارجہ برائے بین الاقوامی منشیات وامور برائے نفاذِ قانون کے منصب پر خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔سفیر پیٹرسن 2004ء سے 2005ء تک اقوام متحدہ میں امریکہ کی نائب مستقل مندوب اور قائم مقام مستقل مندوب کے طور پر فائز رہی ہیں۔

امریکی فارن سروس میں ایک کیریئر منسٹر کی حیثیت سے کام کرنے والی سفیر پیٹرسن 2003ء سے 2004ء تک محکمہ خارجہ میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل ،2000ء سے 2003ء تک کولمبیا میں اور 1997ء سے 2000ء تک ایلسیلواڈور میں بطور سفیر خدمات سرانجام دے چکی ہیں۔

سفیر این پیٹرسن امریکی ریاست آرکنسا میں پیدا ہوئیں۔انہوں نے ویلیسلے کالج سے گریجویشن کیا اور یونیورسٹی آف نارتھ کیرولائنا میں بھی زیرِتعلیم رہی ہیں۔وہ شادی شدہ ہیں اور اُن کے دو بیٹے ہیں۔

سیلاب زدگان کیلئے امریکی امداد

جعفر آباد میں غیر سرکاری تنظیم مَرسی کور یو ایس ایڈ کی جانب سے زلزلہ زدگان کو امدادی سامان فراہم کر رہی ہے

حکومت امریکہ نے سندھ اور بلوچستان کے صوبوں میں "یمین" طوفان کے نتیجے میں آنے والے سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کیلئے ہنگامی فنڈز جاری کئے ہیں۔ حکومت امریکہ علاقہ میں متاثرہ خاندانوں کو ہنگامی سامان کی فراہمی کیلئے 390,000 ڈالر فراہم کرے گی۔ اس ہنگامی امداد سے جعفر آباد، نصیر آباد، جھل مگسی اور بولان کے اضلاع میں 11 ہزار خاندان یا لگ بھگ 90 ہزار افراد استفادہ کریں گے۔

یہ امریکی امداد امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) کے قدرتی آفات سے نمٹنے کیلئے امداد فراہم کرنے والے دفتر (OFDA) اور امریکی سفیر کے ہنگامی امداد فنڈ کی جانب سے فراہم کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں یہ امداد ایک بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم مرسی کور (Mercy Corps) کے ذریعہ تقسیم کی جا رہی ہے۔

"یمین" طوفان نے سندھ اور بلوچستان کے صوبوں کو بری طرح متاثر کیا تھا۔

دریں اثناء سندھ اور بلوچستان میں طوفان سے متاثر ہونے والے علاقوں میں ہنگامی امداد کے منصوبہ کے تحت امداد کی فراہمی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

یو ایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز نے کہا ہے کہ امریکہ کے لئے یہ بات اہم تھی کہ جس وقت پاکستان میں یمین طوفان آیا تو فوری طور پر مَرسی کور کو گرانٹ جاری کی جاتی تا کہ اُن لوگوں کے مصائب میں کمی کی جاتی جن کے خاندان کے افراد اس طوفان میں ہلاک ہو گئے، جائیداد اور روزگار تباہ ہو گئے۔

3,470 کِٹس، جن میں اشیائے خورد و نوش اور دیگر اشیاء شامل ہیں بلوچستان میں تقسیم کی گئیں جس سے 25,000 افراد مستفید ہوئے۔ ایک اندازہ کے مطابق مزید 7,530 ایسی کِٹس رواں ہفتہ تقسیم کی جائیں گی۔

مَرسی کور کی گلوبل ریسپانس ٹیم کی آپریشنز مینیجر ڈی گولو بانے کہا ہے کہ بعض دُور دراز آبادیوں میں یہ پہلی امداد ہے جو وہاں پہنچی ہے۔ دیگر منصوبوں کے ساتھ یہ امداد ایسے آلات اور رسد مہیا کرے گی جس سے یہ خاندان معمول کی زندگی کی طرف لوٹ سکیں گے۔

یہ فیملی کِٹس بلوچستان میں متاثرہ خاندانوں کی تجاویز کو مدنظر رکھ کر تیار کی گئی ہیں اور ہر کِٹ کی مالیت 30 ڈالر ہے، جس میں ضرورت کی بنیادی اشیاء جیسا کہ چاول، تیل، دال، نمک، گرم مصالحے، چنے، گُڑ، چینی، ادویات اور پانی شامل ہیں۔ اس میں صحت و صفائی کی اشیاء مثلاً صابن بھی موجود ہیں۔

دریں اثناء امدادی کارکنوں نے نشاندہی کی ہے کہ ابھی تک سینکڑوں آبادیاں سڑکوں کے کنارے اور بلند سطح پر عام مقامات پر بسیرا کئے ہوئے ہیں۔ بعض صورتوں میں فوری جائزوں سے پتہ چلا ہے کہ کچھ آبادیوں کے 80 فیصد مویشی اور فصلیں سیلاب کی نذر ہو گئیں ہیں۔

ڈی گولو بانے مزید کہا ہے کہ ان لوگوں کو اپنی زندگیوں کا آغاز نئے سرے سے کرنا ہو گا اور وہ بھی غالباً ادھار اور قرض لے کر۔ انہوں نے مزید کہا کہ توقع ہے کہ اُن کی تنظیم آنے والے چند مہینوں میں امدادی کاموں سے آگے بڑھ کر بحالی کی کوششوں میں شریک ہو گی۔

شاہی قلعہ کے عالمگیری دروازہ

کی بحالی کیلئے

امریکی گرانٹ

پنجاب کا محکمہ آثار قدیمہ امریکی سفیر کے فنڈ برائے تحفظِ ثقافت کے تحت منصوبہ مکمل کرے گا

اس کی تصویر ہر جگہ نظر آتی ہے۔ پاکستان کے بارے میں کافی کی میز پر رکھی جانے والی کتابوں سے لے کر پوسٹ کارڈوں اور سوینئرز تک اور حتیٰ کہ آپ کے بٹوے میں رکھے 50 روپے کے نوٹ کی پشت پر بھی۔ اپنے زبردست ستونوں اور محرابی راستوں کے ساتھ لاہور کے قلعہ کا عالمگیری دروازہ ملک کی سب سے جانی پہچانی شناخت ہے۔ یہ وہ آثار قدیمہ ہے جس کی بحالی کیلئے حکومت امریکہ سفیر کے فنڈ برائے تحفظِ ثقافت کے ذریعہ امداد فراہم کر رہی ہے۔

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے اس منصوبہ کا جائزہ لینے کیلئے قلعہ کا دورہ کیا۔ اپنے دورہ کے دوران انہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو اس تاریخی آثار قدیمہ کی بحالی اور تحفظ میں اپنا کردار ادا کرنے پر فخر ہے۔ انہوں نے عالمگیری دروازہ کو پاکستان کی ایک قومی علامت قرار دیا۔

یہ دروازہ قلعہ کی مرکزی گزرگاہ ہے اور اسے 1674ء میں مغل بادشاہ اورنگ زیب نے تعمیر کرایا تھا۔ برائن ہنٹ کے ہمراہ شعبہ امور کی افسر کیتھلین ایگن بھی تھیں جنہیں پنجاب کے محکمہ آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر جنرل شہباز خان نے بریفنگ دی۔ اس موقع پر میڈیا کے نمائندے بھی موجود تھے۔

عالمگیری دروازہ کے بیرونی حصہ کی بحالی کیلئے محکمہ آثار قدیمہ کو 31,834 ڈالر کی گرانٹ فراہم کی گئی ہے جس کے تحت دروازہ کو جدید تعمیراتی تیکنیک کو بروئے کار لا کر اس کی اصل شکل کے ساتھ بحال کیا جائے گا۔

جناب برائن ہنٹ نے کہا کہ سفیر کا فنڈ برائے تحفظ ثقافت 2001ء میں امریکہ کی جانب سے دیگر ثقافتوں اور رسم و رواج کے احترام کے طور پر قائم کیا گیا تھا اور اب تک اس فنڈ سے 108 ملکوں میں 379 گرانٹس فراہم کی جا چکی ہیں۔ انہوں نے محکمہ آثار قدیمہ کی جانب سے بحالی کے اس منصوبے میں خاص دلچسپی لینے کو سراہا۔

کیتھلین ایگن نے اس موقع پر کہا کہ امریکہ پاکستان میں سات آثار قدیمہ کے منصوبوں میں امداد فراہم کر رہا ہے جن میں سرکیپ کا مقام، ٹیکسلا میں جنان ولی ڈھیری، پشاور میں مسجد مہابت خان اور گور کھٹڑی، قلعہ روہتاس میں مان سنگھ کی حویلی اور لاہور میں مسجد وزیر خان کا بازار شامل ہے۔

امریکی سفارتکاروں کو بریفنگ دیتے ہوئے جناب شہباز خان نے بتایا کہ اس منصوبہ میں اہم کام ستونوں سے روغن اتارنا، نقاشی کے کام کی بحالی، لکڑی کی کڑیوں کی تبدیلی اور تباہ حال چونے کے پلستر کو اتارنا ہیں۔ لکڑی کے کواڑوں کو خصوصی کیمیاوی دوائی کے ذریعہ دیمک کی دست برد سے بچایا جائے گا۔

(فوٹو خبر و نظر)

یہ منصوبہ مارچ 2008ء میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا اور اس منصوبہ کی دستاویزی کارروائی منصوبہ کے ساتھ ساتھ مکمل کی جائے گی۔

سفیر کا فنڈ برائے تحفظ ثقافت امریکی محکمہ خارجہ کے شعبہ تعلیمی و ثقافتی امور کے زیر انتظام امریکی سفارتخانے اور قونصل خانہ چلاتے ہیں۔ ثقافتی یادگاروں کے تحفظ کی سرگرمیوں کے ذریعہ یہ شعبہ مختلف ملکوں کے ساتھ تعاون کو فروغ دیتا ہے تاکہ تہذیبی ورثہ کو تباہی سے بچایا جائے اور اُن کے تحفظ کیلئے دُور رَس حکمت عملی وضع کی جائے۔

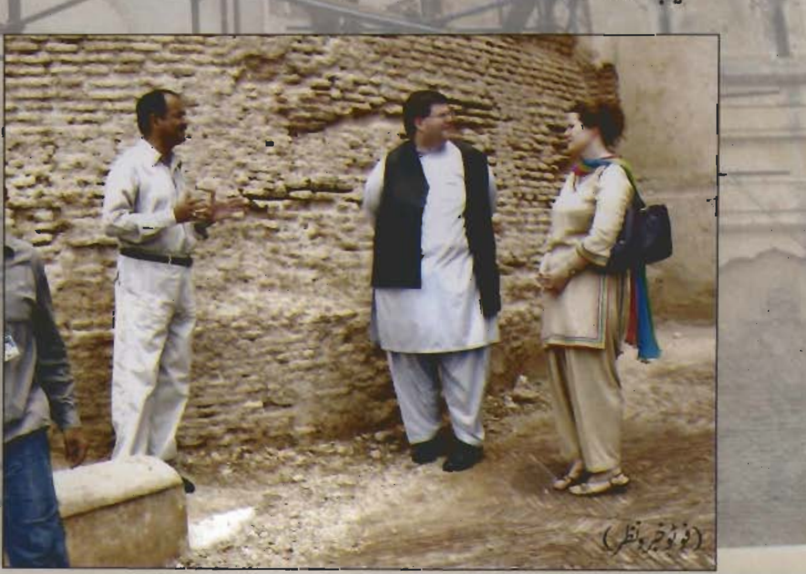

(فوٹو خبر و نظر)

پاکستانی اور امریکی خواتین کے مابین تعلقات کے فروغ کی اہمیت

(فوٹو خبرونظر)

پاکستان میں تعینات امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے پاکستانی اور امریکی خواتین اور ملک میں موجود دیگر ملکوں کی خواتین کے درمیان مضبوط تعلقات استوار کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے تاکہ ان ملکوں کے درمیان تعلقات اور مفاہمت کو فروغ دیا جائے۔

وہ 24 جولائی 2007ء کو اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کے ڈپٹی چیف آف مشن کی رہائش گاہ پر "افرادی قوت اور نیٹ ورکنگ میں خواتین" کے حوالے سے منعقد ہونے والی ایک تقریب میں خطاب کر رہی تھیں۔ مختلف پیشہ ورانہ پس منظر کی حامل ساٹھ سے زیادہ خواتین نے اس تقریب میں شرکت کی تاکہ اسلام آباد کی کمیونٹی میں خواتین کو ایک مربوط سلسلہ میں منسلک کیا جائے اور اُن میں سماجی روابط کو فروغ دیا جائے۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ خواتین قدرتی طور پر رابطہ کار ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی اہمیت سے واقف ہوتی ہیں۔ یہ تعلق جو آج ہم آپس میں قائم کر رہے ہیں، ہمارے مشترکہ مقاصد، اقدار اور تصورات کو مزید مضبوط بنائے گا جن میں اپنے خاندان کا خیال رکھنا، ملک و قوم کی خوشحالی میں اپنا کردار ادا کرنا اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو جلا بخشنا اور پیشہ ورانہ زندگی کو بہتر بنانا شامل ہیں۔

(فوٹو خبرونظر)

امریکی سفیر نے کہا کہ امریکی عورتیں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ تعداد میں اور اعلیٰ عہدوں پر وفاقی حکومت میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ صدر بش نے خواتین کی ذہانت کا اعتراف کرتے ہوئے پہلی خاتون وزیر داخلہ، پہلی افریقی نژاد امریکی خاتون کو وزیر خارجہ اور پہلی ایشیائی نژاد امریکی خاتون کو کابینہ کے ایک عہدہ پر تعینات کیا ہے۔

امریکی سفارتکار نے بتایا کہ 30 سال سے بھی تھوڑا عرصہ تک (امریکہ کی) وفاقی حکومت میں اعلیٰ عہدوں پر صرف 100 خواتین کام کر رہی تھیں، جبکہ آج حکومتِ امریکہ میں 4000 خواتین اعلیٰ ترین عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ خواتین پاکستان کی افرادی قوت کا 20 فی صد سے بھی کم حصہ ہیں اور قومی سطح پر خواتین کی شرح صرف 32 فیصد ہے۔

میں چاہتی ہوں کہ کوئی ایسا طریقہ سیکھوں جس سے ہم پاکستان میں خواتین کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے میں مدد دے سکیں۔

خواتین کو ایک مربوط سلسلہ میں منسلک کرنے کے حوالے سے امریکی سفارتخانہ کی مالی اعانت سے فیڈرل ویمنز پروگرام کے تحت یہ تیسری تقریب تھی۔ یہ تقریبات کام کرنے والی خواتین کو ایک دوسرے کو جاننے، اُن کے ملکوں کے درمیان تعلقات کو فروغ دینے اور اُن خواتین کی رہنمائی کرنے کا غیر رسمی مواقع فراہم کرتی ہیں جن سے بصورت دیگر وہ نہیں مل پاتیں۔

یہ تقریبات پاکستان میں خواتین کی ترقی سے متعلق معاملات کے بارے میں شعور بیدار کرنے کی راہ بھی ہموار کرتی ہیں۔ شرکاء میں ملکی و غیر ملکی اہلکار، صحافی، اساتذہ، غیر سرکاری تنظیموں کی عہدیدار اور اُن کے ساتھ ساتھ طالبات، آرٹسٹ اور کاروباری خواتین شامل تھیں۔

فیڈرل ویمنز پروگرام کی رابطہ کار کیرول ہینلون نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ رابطے بڑھانے کی اِن تقریبات کی کامیابی اور مقبولیت کا سہرا اُن خواتین کے سر ہے جو ان میں شرکت کرتی ہیں۔ فیڈرل ویمنز پروگرام ایسے پیشہ ورانہ اور سماجی روابط بڑھانے میں معاون تقریبات کی میزبانی کرتا رہے گا کیونکہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد ان میں دلچسپی لیتی ہے۔

(فوٹو خبرونظر)

فیڈرل ویمنز پروگرام ایک بین الاقوامی نیٹ ورک ہے جس کی بنیاد 1963ء میں رکھی گئی تھی تاکہ وفاقی حکومت میں ملازم امریکی خواتین کی ترقی کیلئے کام کیا جائے اور اُن کیلئے پیشہ ورانہ مواقع بڑھائے جائیں۔ اس پروگرام کی شاخیں ہر جگہ موجود ہیں چاہے وہ امریکہ بھر میں چھوٹے بڑے قصبات ہوں یا پھر دنیا بھر میں امریکی سفارتخانے ہوں۔

صدر بش کا

واشنگٹن کے اسلامی مرکز میں خطاب

(اہم اقتباسات)

(27 جون 2007ء)

جیسا کہ امام صاحب نے تذکرہ کیا ہے، نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو چلا ہے جب ہمارے عظیم رہنماؤں میں سے ایک رہنما نے ہماری قوم کے مذاہب کے خاندان میں اسلامک سینٹر کو خوش آمدید کہا۔ اس مقام کو منسوب کرتے وقت، صدر ڈوائیٹ ڈی آئزن ہاور نے امریکی کی جانب سے دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم ایک خدا کے زیرِ سایہ مل جل کر تمام انسانوں کی پُرامن ترقی کیلئے خود کو وقف کریں۔

آج ہم دوستی اور احترام کے ساتھ اس عہد کی تجدید کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اس عزم کے اعادہ کیلئے کہ ہم آزادی اور امن کے حصول کیلئے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔ ہم ایک ایسے مذہب کو خراجِ تحسین پیش کرنے آئے ہیں جس نے صدیوں سے تہذیب کو (اپنی خوبیوں سے) مالا مال کیا ہے۔ ہم امریکہ میں عقائد کے تنوع اور بطور آزاد لوگ اپنے اتحاد کو سراہنے کیلئے یہاں آئے ہیں اور ہم عظیم مسلم شاعر رومی کے قولِ زریں کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں: "چراغ مختلف ہیں، لیکن روشنی تو ایک ہے۔"

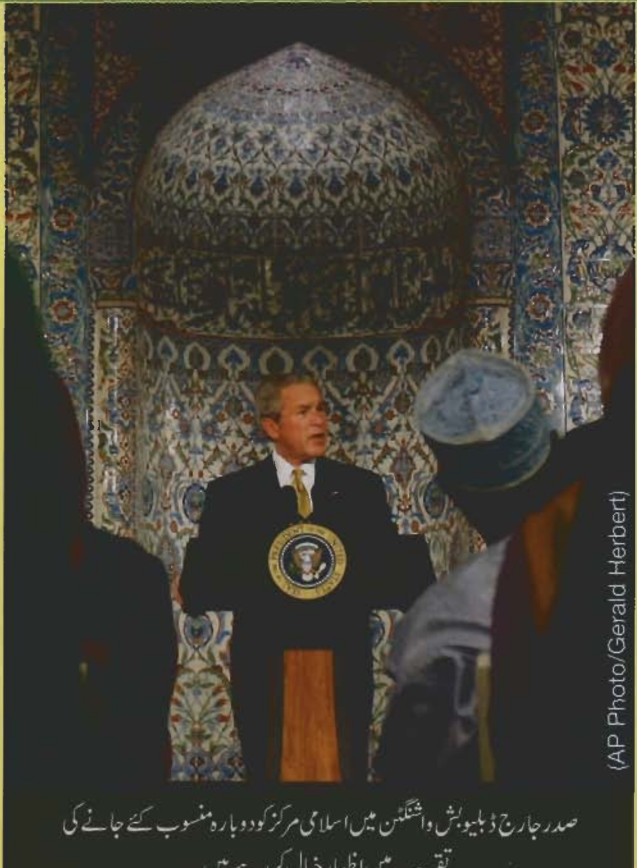

صدر جارج ڈبلیو بش واشنگٹن میں اسلامی مرکز کو دوبارہ منسوب کئے جانے کی تقریب میں اظہار خیال کرر ہے ہیں۔

یہ اس تاثر کی وضاحت کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں کہ امریکی کس طرح کے لوگ ہیں اور ہم دنیا کیلئے کیا چاہتے ہیں۔ ہم ایک ایسے دور میں جی رہے ہیں جب امریکہ اور اس کی نیت کے متعلق یہ سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ اُن لوگوں کو جو ہمارے ملک کے بارے میں صحیح فہم حاصل کرنے کے خواہاں ہیں اس مرکز کو دیکھنے سے بہتر جگہ نہیں ہے۔ یہ مسلم مرکز ایک یہودی معبد، لوتھر چرچ، کیتھولک گرجا، ایک یونانی آرتھوڈوکس کلیسا، ایک بدھ گردوارہ کے ساتھ سڑک کے اختتام پر پرسکون جگہ پر واقع ہے۔ جن میں سے ہر ایک مذہب اور عقیدے کے پیروکار اپنے عقائد پر عمل کرتے ہیں اور امن و آشتی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں۔

یہی وہ نعمت ہے جو آزادی فراہم کرتی ہے: ایسے معاشرے جہاں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بلاخوف وخطر اور بلاشک وشبہ زندگی بسر کر سکیں اور عبادت کر سکیں اور خفیہ پولیس کے اہلکار اُن کے دروازوں پر دستک نہ دیں۔ مذہبی آزادی کا تحفظ، حقوق کے تحفظ کے امریکی بل میں سرفہرست ہے۔ یہ بیش بہا قیمتی آزادی ہے۔ یہ وہ بنیادی اصول ہے جس کے تحت مذہبی لوگوں نے اس امر سے اتفاق کیا ہے کہ وہ اپنے روحانی نظریات دوسروں پر مسلط نہیں کریں گے اور اس کے عوض وہ اپنے عقیدے کے مطابق جیسا مناسب سمجھیں عبادت کر سکیں گے۔ یہ ہمارے آئین میں وعدہ کیا گیا ہے، ہمارے ضمیر کی آواز ہے اور ہماری طاقت کا ماخذ ہے۔

عبادت کرنے کی آزادی امریکی تشخص میں اتنی مرکزیت کی حامل ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسروں کو اس سے محروم کیا جا رہا ہے تو ہم اسے ذاتی مسئلہ بنا لیتے ہیں۔

آج میں ایک نئے منصوبہ کا اعلان کر رہا ہوں جس سے امریکہ اور مسلم اکثریتی ملکوں کے لوگوں کے درمیان باہمی مفاہمت اور تعاون فروغ پائے گا۔

میں اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کیلئے ایک خصوصی ایلچی مقرر کروں گا۔ ہمارا خصوصی ایلچی مسلم ملکوں کے نمائندوں کے ساتھ امریکہ کے نقطۂ نظر اور اقدار پر تبادلہ خیال کرے گا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ امریکیوں کی مسلم اقوام کیلئے دوستی دنیا بھر میں جنگ و جدل اور قدرتی آفات کے دوران اُن کی بے تحاشہ امداد کی صورت میں جھلکتی ہے۔ امریکی عوام پاکستان اور ایران میں تباہ کن زلزلوں کے متاثرین کی امداد کیلئے آئے اور انڈونیشیا اور ملائشیا میں سونامی سے ہونے والی تباہی پر فوری اور ہمدردانہ ردِعمل ظاہر کیا۔

ہم اُن لوگوں سے، جو دمشق سے تہران تک آزادی کیلئے تڑپ رہے ہیں، یہ کہتے ہیں مصیبت ہمیشہ کیلئے آپ کا مقدر نہیں ٹھہری۔ اب آپ خاموشی سے التجا نہ کریں۔ ہم اُس دن کیلئے کام کر رہے ہیں جب ہم آپ کو آزاد اقوام کے خاندان میں خوش آمدید کہیں گے۔ ہم دعا گو ہیں کہ آپ ایک دن یہ جان سکیں کہ ہر چیز کی آزادی کیا ہوتی ہے، بشمول قادرِ مطلق خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اُس کی عبادت کرنے کی آزادی۔ خدا آپ پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔

صدر بش واشنگٹن کے اسلامی مرکز کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبداللہ خوج سے مصافحہ کرر ہے ہیں

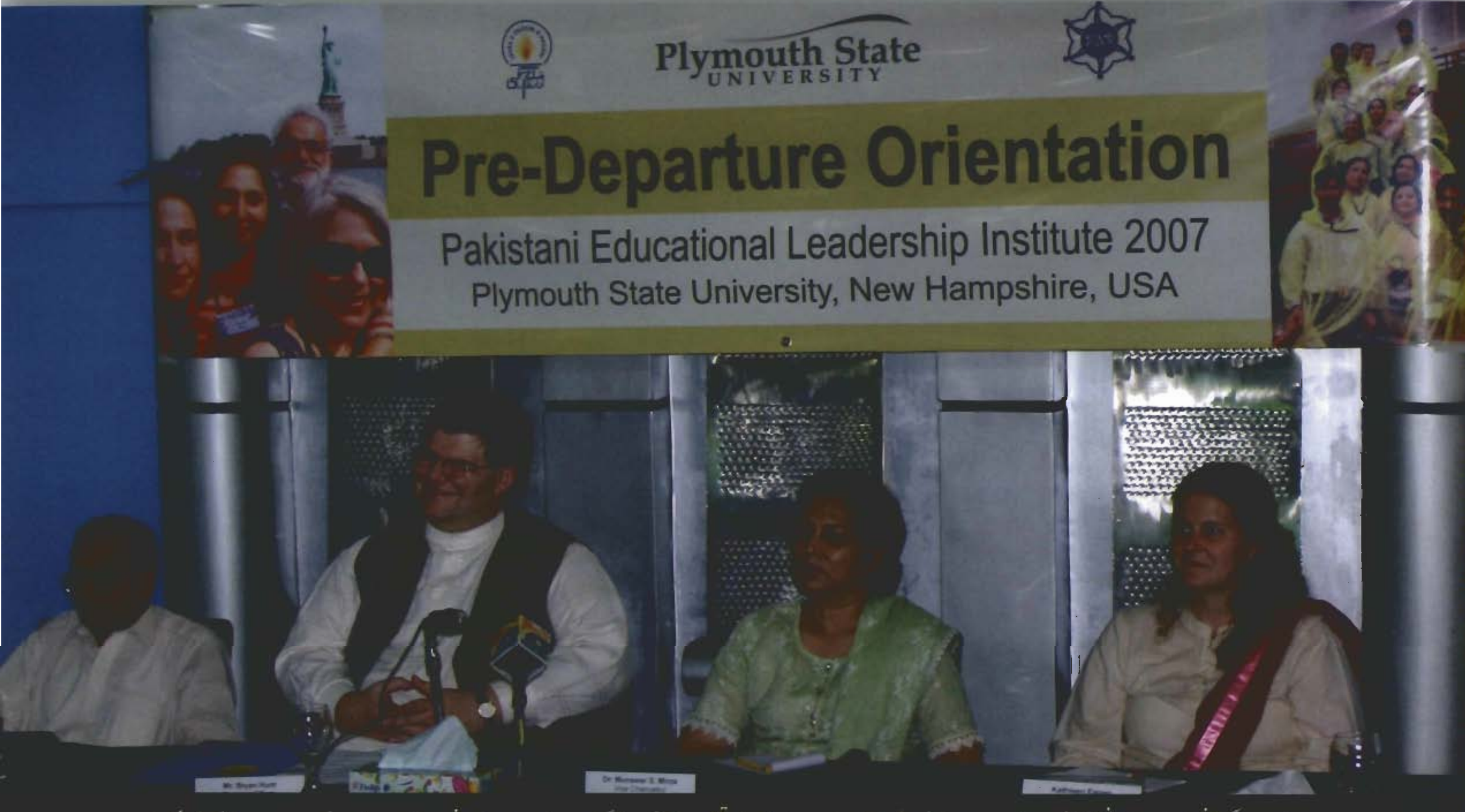

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ امریکہ کی پلی ماؤتھ اسٹیٹ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے جانے والے پاکستانی اساتذہ سے خطاب کر رہے ہیں۔ (فوٹو خبر ونظر)

پاکستانی اساتذہ کے ایک گروپ کی امریکہ میں تربیت

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے 25 جون 2007ء کو نیوہیمپشائر میں پلی ماؤتھ اسٹیٹ یونیورسٹی میں سمرانسٹی ٹیوٹ میں تربیت کیلئے جانے والے پاکستانی اساتذہ کے ایک گروپ کو ہوائی سفر کے ٹکٹ دیئے۔ یہ سمرانسٹی ٹیوٹ جس کیلئے امریکی محکمہ خارجہ نے فنڈز فراہم کئے ہیں، پلی ماؤتھ اسٹیٹ یونیورسٹی اور لاہور میں قائم ایک غیر سرکاری تنظیم ادارۂ تعلیم وآگہی (ITA) کا مشترکہ منصوبہ ہے۔

روانگی سے قبل ایک الوداعی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جناب برائن ہنٹ نے کہا کہ یہ پروگرام پاکستان میں تعلیم کیلئے نہ صرف طلباوطالبات بلکہ اساتذہ اور محققین کے ساتھ امریکی وابستگی کی مثال ہے۔ میں اس پروگرام کیلئے منتخب ہونے والے اساتذہ کو مبارکباد دیتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس سمرانسٹی ٹیوٹ سے اُن کی پیشہ ورانہ مہارتوں میں اضافہ ہوگا۔

پاکستان ایجوکیشنل لیڈرشپ انسٹی ٹیوٹ (PELI) کیلئے اساتذہ کا انتخاب ملک کے مختلف علاقوں سے کیا گیا ہے اور یہ تربیت، درس وتدریس اور تحقیقی اداروں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ اساتذہ بلوچستان، سندھ، پنجاب اور آزاد کشمیر کے زلزلہ زدہ علاقوں میں کام کرتے ہیں۔

اس پروگرام میں جس کا آغاز 2004ء میں کیا گیا تھا، اب تک 65 ماہرین تعلیم بشمول ثانوی درجہ کے مضامین کے ماہرین شرکت کر چکے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت انگریزی، ریاضی، سائنس اور اسکول لیڈرشپ کے مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔

پلی ماؤتھ اسٹیٹ یونیورسٹی قومی، علاقائی اور ریاستی سطح پر مستند تسلیم کی جاتی ہے اور نیوہیمپشائر میں اساتذہ کی تربیت کا یہ ایک تسلیم شدہ پروگرام ہے۔

اس سمرانسٹی ٹیوٹ کا مقصد تحقیقی نمونوں اور اُن پر اطلاق کے میدان میں منتخب ماہرین تعلیم اور منتظمین کے علم اور مہارتوں کو جلا بخشنا ہے۔

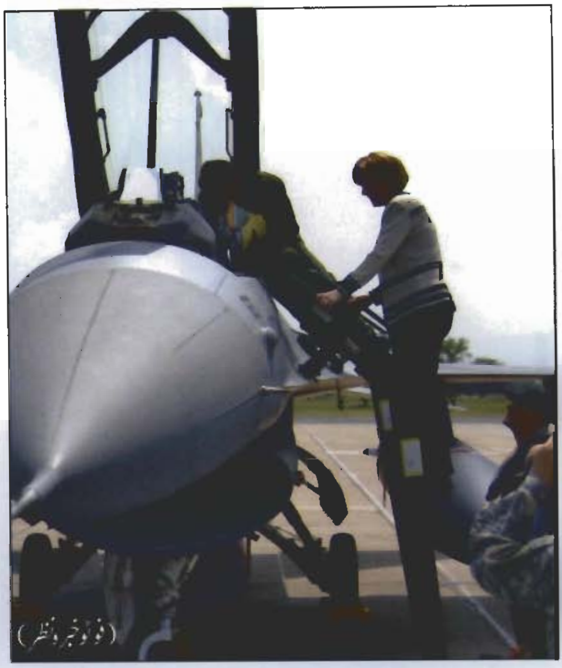

(فوٹو خبر ونظر)

پاک فضائیہ کو ایف سولہ طیاروں کی فراہمی

(فوٹو خبر ونظر)

حکومتِ امریکہ نے 10 ِ جولائی 2007ء کو 2 لڑاکا ایف سولہ طیارے سرگودھا کے مصحف ائیر بیس پر پاک فضائیہ کے حوالے کئے۔ امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن، پاک فضائیہ کے سربراہ چیف آف دی ایئر سٹاف، ایئر چیف مارشل تنویر اور 9ویں ایئر فورس اور یو ایس سینٹرل کمانڈ ایئر فورسز کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل گیری ایل نارتھ نے پی اے ایف بیس مصحف میں طیارے حوالے کئے جانے کی تقریب میں شرکت کی۔

یہ طیارے پاک فضائیہ کے 34 ایف سولہ طیاروں کے موجودہ بیڑے میں شامل کئے جائیں گے۔ امریکی فضائیہ کی جانب سے مزید 24 ایف سولہ طیارے پاکستان کو مستقبل قریب میں دیئے جارہے ہیں۔ امریکہ یہ 26 طیارے ان 18 نئے ایف سولہ طیاروں کے ساتھ پاکستان کو فراہم کر رہا ہے جو حکومت پاکستان نے 30 ِ ستمبر 2006ء کو ایک معاہدہ کے تحت خریدے ہیں۔

ایف سولہ طیارے پاک فضائیہ کی حربی صلاحیتوں کا اہم عنصر ہیں۔ ایف سولہ طیاروں کی فراہمی امریکہ اور پاکستان کے درمیان بڑھتے ہوئے تزویراتی اشتراکِ کار اور علاقائی سلامتی و استحکام کیلئے متحد ہو کر کام کرنے کے مشترکہ عزم کی عکاس ہے۔

امریکی سفیر نے اس تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ایف سولہ طیارے "پاکستان کے ساتھ طویل عرصہ تک کام کرنے کی امریکی خواہش کا مظہر ہیں، جس طرح ہم کسی دوسرے اہم حلیف اور دوست کے حوالے سے ایسی خواہش کرتے ہیں۔"

سفیر پیٹرسن نے مزید کہا کہ امریکہ کا پاکستان کی مدد کرنے کا عزم عسکری امداد سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کسی بھی ملک کے مضبوط اور محفوظ ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ جمہوری اداروں، تعلیمی نظام اور معاشی لحاظ سے داخلی طور پر مستحکم ہو اور اپنے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو۔ امریکہ نے اِن تمام شعبوں میں مدد کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

ماہرینِ وبائی امراض کے تربیتی پروگرام کا آغاز

پاکستان کے مستقبل کے ماہرین وبائی امراض کو دو سال کی فیلڈ تربیت دینے کے سلسلہ میں یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز نے 2 جولائی 2007ء کو اسلام آباد میں یوایس ایڈ کی مالی امداد سے علم وبائی امراض اور لیبارٹری تربیت کے ایک پروگرام کا افتتاح کیا۔

اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ تربیت یافتہ اور لگن سے کام کرنے والے کارکن وہ بنیاد ہیں جس پر تمام نظاموں اور اداروں کی عمارت تعمیر کی جاتی ہے۔

انہوں نے امید ظاہر کی کہ ماہرین وبائی امراض کا یہ گروپ جسے یوایس ایڈ کی اعانت سے تربیت دی جارہی ہے صحت کے محکموں کی کارکردگی پر انتہائی مثبت اثرات مرتب کرے گا۔ یہ ماہرین چھوت کے امراض کے پھیلاؤ کا پتہ چلانے اور ان سے نمٹنے کیلئے زیادہ مستعد ہوں گے۔

علم وبائی امراض، اُن عوامل کا مطالعہ کرتا ہے جو انسانی صحت اور امراض کے حوالے سے آبادیوں کو متاثر کرتے ہیں اور یہ عوامل امراض کے ابتدائی مرحلہ میں تشخیص اور اس کے سدباب کیلئے اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ کورس، جسے امریکہ کے وبائی امراض کے بارے میں پروگرام سے اخذ کیا گیا ہے، پاکستانی اور غیرملکی ماہرین پڑھاتے ہیں اور اس میں علم وبائی امراض، شماریات، نگرانی، بیماری کے پھوٹ پڑنے کی صورت میں اس کا پتہ چلانے اور سدباب کیلئے کارروائی کرنے جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

این آرنیز نے مزید کہا کہ یہ پروگرام صحت کے کہیں زیادہ بڑے منصوبہ کا ایک حصہ ہے جس میں یوایس ایڈ پاکستان سے تعاون کررہا ہے۔ گزشتہ سال یوایس ایڈ کی پاکستان کے صحت کے شعبہ میں امداد 45 ملین ڈالر سے تجاوز کرگئی تھی اور اس میں ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال، خاندانی منصوبہ بندی، صاف پانی، متعدی امراض سے بچاؤ اور روک تھام سے متعلق کئی منصوبے شامل تھے۔

افتتاحی تقریب میں محکمہ صحت کی ڈائریکٹر جنرل (ریٹائرڈ) میجر جنرل شاہدہ ملک، قومی ادارۂ صحت کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ریٹائرڈ میجر جنرل مسعود انور، پبلک ہیلتھ لیبارٹریز ڈویژن کے چیف ڈاکٹر برجیس مظہر قاضی، یوایس ایڈ کی ڈائریکٹر صحت میری ای اسکاری اور ایف ای ایل ٹی پی کے ریذیڈنٹ ایڈوائزر ڈاکٹر رانا جواد اصغر نے بھی شرکت کی۔

2006ء میں شروع کئے گئے 5.7 ملین ڈالر مالیت کا یہ پروگرام یوایس ایڈ کی امداد سے چلایا جارہا ہے اور اس پر امریکہ میں قائم امراض کی روک تھام اور بچاؤ کے مرکز (CDC)، وزارت صحت / قومی ادارۂ صحت اور پنجاب و سرحد میں صحت کے صوبائی اور ضلعی محکمے عملدرآمد کررہے ہیں۔

وبائی امراض اور لیبارٹری تربیت کے فیلڈ پروگرام (FELTP) کیلئے اعانت حکومت امریکہ کی جانب سے ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد کا حصہ ہے جس کے تحت پانچ برسوں کے دوران پاکستان میں اقتصادی ترقی، تعلیم، صحت، نظم ونسق اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے شعبوں میں اعانت کی جائے گی۔

یوایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز وبائی امراض اور لیبارٹری تربیت کے حوالے سے ایک کورس کے شرکاء سے خطاب کررہی ہیں۔ اس موقع پر قومی ادارۂ صحت کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ریٹائرڈ میجر جنرل مسعود انور اور محکمہ صحت کی ڈائریکٹر جنرل ریٹائرڈ میجر جنرل شاہدہ ملک بھی موجود ہیں۔ (فوٹو خبر و نظر)

مارک ڈیل فیرو

نے پاکستانی شائقین کو مسحور کردیا

ممتاز امریکی پیانو نواز مایک ڈیل فیرو نے 13 سے 17 جولائی 2007ء تک پاکستان کا دورہ کیا اور اسلام آباد، لاہور، کراچی اور پشاور میں شائقین موسیقی کو اپنے فن سے محظوظ کیا۔ اس دورہ کا اہتمام امریکی قونصل خانہ نے ٹیکساس میں قائم ایک غیر سرکاری تنظیم امریکن وائسز کی اعانت سے کیا۔ یہ تنظیم امریکی موسیقی اور ثقافت کے فروغ کیلئے کوشاں ہے۔

1993ء سے اب تک امریکن وائسز کے موسیقار مختلف کنسرٹس، ورکشاپس، تربیت، ریڈیو اور ٹی وی پروگراموں کی بدولت یورپ، ایشیا، لاطینی امریکہ اور مشرق وسطیٰ میں کروڑوں سامعین تک پہنچ چکے ہیں۔

اسلام آباد میں امریکی پیانو نواز نے نیشنل لائبریری آف پاکستان کے آڈیٹوریم میں 13 جولائی کو ایک کنسرٹ کیا۔ پاکستان میں امریکہ کی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور اس محفل کو "اپنی موسیقی کی دو روایات کا بہترین امتزاج" قرار دیا۔

(فوٹو خبر و نظر)

امریکی سفیر پیٹرسن نے کہا کہ امریکہ اور پاکستان انتہائی بھرپور ثقافتی ورثہ کے امین ہیں اور ہم ان فنکاروں اور موسیقاروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو ہماری زندگیوں کو اپنے فن سے مزین کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مائیک ڈیل فیرو نے بطور ایک امریکی فنکار دنیا بھر کا دورہ کیا ہے اور متنوع پس منظر کے حامل مقامی موسیقاروں کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور روایتی امریکی جاز موسیقی اور مقامی موسیقی کی روایات کے ساتھ ملا کر ایک خوبصورت امتزاج پیش کیا ہے۔

لاهور

امریکی پیانو نواز مائیک ڈیل فیرو نے 14 ِ جولائی کو لاہور میں تین جاز کنسرٹس میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا جس کا اہتمام امریکی قونصل خانہ نے کیا تھا۔

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے اپنی رہائش گاہ پر مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ مائیک ڈیل فیرو کو دو سال کے وقفہ کے بعد لاہور میں خوش آمدید کہنا میرے لئے باعث مسرت ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اِس پیانو نواز اور موسیقار کے فن سے لطف اندوز ہوں گے جن دنیا میں بڑے پرستار ہیں۔

(فوٹو خبر و نظر)

امور عامہ کی افسر کیتھلین اِیگن نے الحمرا کلچرل سینٹر میں طلبہ و طالبات اور ان کے اہل خانہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مائیک اعلیٰ موسیقاروں کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر اپنے فن کا مظاہرہ کرنے اور ریکارڈنگ کرانے کی شہرت رکھتے ہیں اور موسیقی کی مختلف اصناف میں درجنوں البم ریکارڈ کرا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ آسکر انعام یافتہ بورج رِنگ کیلئے بھی موسیقی ترتیب دے چکے ہیں۔

مائیک ڈیل فیرو نے لاہور کے شائقین موسیقی کیلئے اپنے کے مظاہرہ کو "زندگی کا ایک اچھوتا تجربہ" قرار دیا اور کہا کہ وہ "اس شہر میں دوبارہ آنا پسند کریں گے۔"

(فوٹو خبر و نظر)

(فوٹو خبر و نظر)

کراچی

امریکی پیانو نواز مائیک ڈیل فیرو نے 16 ِ جولائی کو کراچی میں نیشنل اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس میں موسیقی کی ورکشاپ بھی منعقد کرائی۔ کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی شعبہ امور عامہ کی افسر کیرن ہیمسوتھ نے اکیڈمی میں مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ مائیک ڈیل فیرو کا کراچی میں خیر مقدم کرنا میرے لئے باعث مسرت ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ اس مشہور موسیقار کی ورکشاپ میں شرکت کر کے لطف اندوز ہوں گے۔

(فوٹو خبر و نظر)

نیشنل اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس میں شعبہ موسیقی کے سربراہ اور معروف ستار نواز نفیس احمد نے امریکی فنکار کا خیر مقدم کیا۔ نفیس احمد اور مائیک ڈیل فیرو نے ورکشاپ کے دوران پاکستان کی روایتی کلاسیکی موسیقی اور جاز میوزک کا خصوصی امتزاج پیش کیا۔ ورکشاپ میں دیگر مشہور پاکستانی فنکار جن میں ضیاء محی الدین، نیشنل اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس کے چیئر مین طلعت حسین، استاد سلامت علی خان، ارشد محمود نے بھی شرکت کی۔

(فوٹو خبر و نظر)

مائیک ڈیل فیرو نے نیشنل اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس کے طالب علموں کیلئے اپنے فن کے مظاہرہ کو ایک سحر انگیز تجربہ قرار دیا اور کہا کہ وہ اس عمدہ اکیڈمی میں دوبارہ آنا پسند کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اکیڈمی موسیقی کو زندہ رکھ کر ایک غیر معمولی کام سرانجام دے رہی ہے۔ اور موسیقی بڑی حیران کن شے ہے۔

(فوٹو خبر و نظر)

مائیک ڈیل فیرو نے اُسی شام پاکستان کے ایک مشہور بینڈ Aaroh کے ساتھ اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ Aaroh مغربی راک موسیقی اور مشرقی طرز کی آوازوں کے امتزاج کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

پشاور

مائیک ڈیل فیرو نے 18 جولائی کو پشاور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر کی رہائش گاہ پر اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے افسر مائیکل اسپل نے اس موقع پر کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم مائیک ڈیل فیرو کو پشاور میں خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے پشاور کے لوگوں کو اپنی موسیقی کی صلاحیتوں سے مستفید کرنے کیلئے ایک طویل سفر کیا ہے۔

(فوٹو خبر و نظر)

چھ پاکستانی طالبعلموں کی

امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد

وطن واپسی

امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امورِ عامہ کے آفیسر مائیکل ایبل نے پاکستانی ہائی اسکولوں کے چھ طالب علموں کو نوجوانوں کے تعلیمی تبادلوں کے پروگرام (YES) کے تحت امریکہ میں قیام کے دوران "امریکیوں کی نئی نسل کو پاکستان کی ثقافت سے آگاہ کرنے کیلئے روابط قائم کرنے" کی کوششوں کو سراہا ہے۔

وہ 12 جولائی 2007ء کو پشاور میں امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امورِ عامہ اور انٹرنیشنل ایجوکیشن ریسورس نیٹ ورک (iEARN) کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے ایک استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے جو اس پروگرام کے تحت امریکہ میں ایک سال تک تعلیم حاصل کر کے کامیاب لوٹنے والے طالبعلموں کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔

جناب مائیکل ایبل نے کہا کہ ہمیں ان طالب علموں پر انتہائی فخر ہے جنہوں نے امریکی معاشرہ کا براہِ راست مطالعہ کرنے کیلئے طویل سفر طے کیا۔

پشاور میں امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے افسر مائیک ایبل نوجوانوں کے تبادلہ وتعلیم کے پروگرام (YES) کے رابطہ کار، شعبہ امور عامہ کے اہلکاروں اور پروگرام میں شرکت کیلئے جانے والے طالب علموں کے ہمراہ۔ (فوٹو خبر ونظر)

نوجوانوں کے تعلیمی تبادلوں کا پروگرام (YES) کیلئے مالی امداد امریکی محکمہ خارجہ فراہم کرتا ہے اور اس کے ذریعہ دنیا بھر سے ہائی اسکولوں کے طالب علم امریکہ میں ایک سال تک تعلیم حاصل کرتے ہیں اور امریکی ہم جماعتوں کے ساتھ میل جول کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے شرکاء امریکی میزبان گھرانوں کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک سال تک امریکی طالب علموں کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ کھیلوں، تھیٹر اور سماجی خدمات کے منصوبوں میں امریکی ہم جماعتوں کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور عام امریکیوں کے ساتھ پاکستانی تمدن کے بارے تبادلہ خیال کر کے ثقافتی سفیر کا کردار ادا کرتے ہیں۔

2007-2008ء کے تعلیمی سال کے دوران 58 پاکستانی طالبعلم YES پروگرام میں شرکت کریں گے جن میں صوبہ سرحد اور فاٹا سے تعلق رکھنے والے 12 طالب علم بھی شامل ہیں۔ iEARN کی تنظیم جو تعلیم کے ذریعہ باہمی احترام اور مفاہمت کے فروغ کیلئے سرگرم ہے، اِس پروگرام کو پاکستان میں چلا رہی ہے۔

”سیڈز آف پِیس“ پروگرام میں شریک طلبہ

اور اُن کے والدین کے اعزاز میں استقبالیہ

(فوٹو خبر و نظر)

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کی افسر کیتھلین ایگن امریکہ میں ایک سمر کیمپ میں تعلیم کیلئے جانے والے طالب علموں کو بریفنگ دے رہی ہیں۔

امریکی قونصل خانہ کی امورِ عامہ کی افسر کیتھلین ایگن نے مین Maine امریکہ میں "Seeds of Peace" (امن کی پنیری) سمر کیمپ میں شرکت کیلئے جانے والے طالب علموں کے اعزاز میں 21 جون 2007 ءکو لاہور میں الودعی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اُن پر زور دیا ہے کہ وہ امن کے پیغام کو پھیلائیں۔ لاہور کے پانچ اسکولوں سے تعلق رکھنے والے کل 9 طالب علم 25 جون سے 17 جولائی 2007 ءتک اس کیمپ میں شرکت کریں گے۔

کیتھلین ایگن نے کہا کہ Seeds of Peace "امن کی پنیری" پروگرام میں شرکت آپ کو اس قابل بنادے گی کہ آپ دلچسپی لینے کے اگلے قدم یعنی عمل پر راغب ہوں، اور تبدیلی لانے کیلئے کوشاں ہوجائیں۔ کسی تنازعہ کو حل کرنے کی جانب پہلا قدم اپنے اختلافات کی اہمیت کو تسلیم کرنا ہوتا ہے۔

2001 ءمیں امن کی پنیری "Seeds of Peace" کا پروگرام آزمائشی طور پر ممبئی اور لاہور کے لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے شروع کیا گیا۔ تب سے اب تک 100 سے زیادہ بھارتی اور پاکستانی طالب علم اس پروگرام میں شرکت کر چکے ہیں جبکہ دیگر 20 طالب علم اس موسم گرما میں کیمپ میں شرکت کیلئے تیار ہیں۔ ان طالب علموں کا چناؤ ایک مقابلہ کے عمل کے ذریعہ کیا گیا ہے، جس میں سفارشات، مضامین اور انٹرویوز کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

طالب علموں اور ان کے والدین سے باتیں کرتے ہوئے مس کیتھلین ایگن نے امید ظاہر کی کہ یہ بچے اس سمر کیمپ میں بنائی گئی بہت سی دوستیوں کو نبھائیں گے۔

پروگرام میں شریک ایک طالبہ زمین عدیل نے کہا کہ وہ دنیا بھر کے طلباء سے ملاقات کا سوچ کر بہت جذباتی ہو رہی ہیں۔ جبکہ ایک اور طالب علم رانا مجتبیٰ نے کہا کہ یہ سمر کیمپ دیگر ثقافتوں اور مذاہب کے بارے میں سیکھنے کا ایک شاندار موقع فراہم کرے گا۔

Seeds of Peace نیویارک میں قائم ایک غیر سرکاری اور غیر سیاسی تنظیم ہے جو 1993 ءمیں قائم کی گئی تھی۔ اس پروگرام میں دنیا بھر کے ایسے علاقوں جہاں تنازعات موجود ہیں تنازعہ کے دونوں فریق ملکوں کے بچوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے اور چھ ہفتے تک امن کے فروغ اور تنازعات کے حل کی مہارتوں کی سرگرمیوں سے روشناس کرایا جاتا ہے۔

مین Maine میں Seeds of Peace کے کیمپ میں طالب علم مل جل کر کام کرتے ہیں اور اس بات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ ان موضوعات پر بات چیت کریں جن کے باعث ان کی قومیں ایک دوسرے سے اختلاف کا شکار ہیں۔ وہ اکھٹے رہتے ہیں، مل جل کر کھانا کھاتے ہیں اور سمر کیمپ کی مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں جن میں کھیل، رکاوٹوں کو دُور کرنے کے کورسز اور تخلیقی فنون شامل ہیں۔

امریکہ

۔جہاں نوجوانوں کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے

تحریر: اسامہ خلجی

امریکہ کے مقبول عام میوزک گروپ ''گرین ڈے'' کا مرکزی گلوکار میوزک سسٹم پر 'Hope you had the time of your life'' گا رہا تھا۔ فارن ایکسچینج پروگرام میں شرکت کرنے والے بیس طلبا، جن کا تعلق دنیا کے مختلف حصوں سے تھا، ہوٹل کے کانفرنس روم میں ایک دائرے کی شکل میں بیٹھے تھے، جہاں ہم نے چار روزہ لیڈر شپ کانفرنس کامیابی سے مکمل کی تھی۔ ہم نمناک آنکھوں کے ساتھ وہ خوبصورت دن یاد کر رہے تھے، جو ہم نے ایک سال کے ایکسچینج پروگرام کے تحت امریکہ میں گزارے تھے۔ ان یادوں میں وہ دوستیاں بھی تھیں، جو ہم نے ایک دوسرے سے استوار کی تھیں، دلچسپ سرگرمیاں بھی تھیں، جن میں ہم نے مل جل کر حصہ لیا تھا اور رشتوں کے وہ پُل بھی تھے، جو ہم نے تعمیر کئے تھے۔ کانفرنس روم کے ماحول نے نہ صرف امریکہ میں گزارے ہوئے میرے ایک شاندار سال کی یادیں تازہ کر دی تھیں؛ بلکہ پاکستان میں گزاری ہوئی اپنی زندگی اور اپنا پس منظر بھی نظروں میں گھوم گیا۔

اگرچہ میرا تعلق صوبہ سرحد میں نوشہرہ سے ہے، تاہم اسلام آباد میرا گھر ہے، جہاں میں طویل عرصے سے مقیم ہوں۔ میرے والد اسلام آباد میں کنسلٹنٹ ہیں جبکہ والدہ انگلش کی پروفیسر ہیں۔ میں اپنے والدین کے ساتھ رہتا ہوں، جہاں میرا بڑا بھائی، ہمشیرہ اور بھابی اور بھتیجی بھی رہتی ہیں۔ ہم ایک مشترکہ خاندان کے طور پر رہتے ہیں اور مجھے اپنی فیملی سے بہت محبت ہے۔ میں اسلام آباد میں ایک ہائی اسکول میں پڑھتا ہوں اور جب مجھے

امریکہ جانے کا موقع ملا تو اس وقت اولیول میں پڑھ رہا تھا۔

امریکہ میں مجھے پنسلوینیا اسٹیٹ یونیورسٹی کے قریب ایک چھوٹی بستی Morrisdale میں ٹھہرایا گیا، جسے پنسلوینیا میں اسٹیٹ کالج کا ٹاؤن بھی کہا جاتا ہے۔ یہ انتہائی خوبصورت جگہ ہے، جہاں گھنے سرسبز جنگلات اور جھیلیں ہیں اور ہر طرف خوبصورت مناظر ہیں۔ شروع میں میں جن صاحب کے ہاں ٹھہرا، وہ اکیلے رہتے تھے اور ریٹائرڈ زندگی گزار رہے تھے۔ تاہم بعض مسائل کی وجہ سے وہ میری میزبانی جاری نہ رکھ سکے۔ چنانچہ میں کچھ عرصہ اپنے دوست پیٹرک کی فیملی کے ساتھ اور سال کا باقی عرصہ اپنے ایک اور دوست اسپنسر کی فیملی کے ساتھ رہا۔ پیٹرک کے گھر پر پیٹرک اور اس کے والدین رہتے تھے، جبکہ اسپنسر کے گھر پر اسپنسر، اس کے والدین اور اس کی ایک بڑی بہن رہتی تھی۔ تمام میزبان گھرانوں میں میرا وقت بہت خوشگوار اور دلچسپ انداز میں گزرا اور وہ تمام میرے ساتھ ہر لحاظ سے بہترین سلوک کرتے رہے۔

امریکی دوستوں کے ساتھ بیٹھنا، گپ شپ لگانا اور سیاست اور مذہب پر باتیں کرنا بہت اچھا لگتا تھا، خصوصاً ہمارے مذاہب کے درمیان جو فرق تھا، وہ اس میں دلچسپی لیتے تھے۔ میرا ایک بہترین دوست جوش جانسن تھا۔ ہم اکثر ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے رہتے تھے اور کافی وقت اکٹھا گزارتے تھے اور اپنے

(اُسامہ خلجی نے YES پروگرام کے تحت امریکہ میں ایک سال تک تعلیم حاصل کی)

عقائد، سیاسی نظریات اور عام دوسری چیزوں کے بارے میں باتیں کرتے رہتے تھے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھنے اور گپ شپ کرنے میں بڑا مزہ آتا تھا۔

ایک طالبعلم Josh کے ہمراہ جس نے مسلم لباس زیب تن کر رکھا ہے

فارن ایکسچینج اسٹوڈنٹ ہونے کا ایک بڑا فائدہ یہ تھا کہ ہماری باتوں کو بڑی توجہ سے سنا جاتا تھا۔ میری بیسیوں ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی، جو زندگی میں پہلے کسی پاکستانی سے نہیں ملے تھے۔ ان کے نزدیک میں مجسم پاکستان تھا۔ اس لحاظ سے میرے اوپر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ بہترین سفارتکاری سے کام لیتے ہوئے بات کروں اور اپنی ذات، عقیدے اور ملک کی بہترین تصویر پیش کروں۔ پاکستان کے برعکس امریکہ میں نوجوانوں کے خیالات پر پوری توجہ دی جاتی ہے اور انھیں اہمیت دی جاتی ہے۔ ہمیں بہت اچھا لگتا تھا کہ ہماری بات سنی جارہی ہے اور ہم آزادی سے اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرسکتے ہیں۔

مجھے ایک یہ کامیابی بھی حاصل ہوئی کہ میں لیڈرشپ کانفرنس کے لئے Boulder، کولوراڈو جانے کے لئے منتخب ہوگیا۔ لیڈرشپ کانفرنس بڑی زبردست کانفرنس تھی۔ مجھے پہلی مرتبہ اس طرح کی کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا۔ کانفرنس میں ہمیں لیڈرشپ اور ٹیم ورک کی تربیت دی گئی۔ اس کے لئے مختلف جسمانی ورزشیں کی جاتی تھیں مثلاً رسے پر چڑھنا اور اس پر چلنا وغیرہ، تاکہ ہمیں اپنی جسمانی اور ذہنی برداشت اور صلاحیت کا اندازہ ہو، اور ساتھ ہی دوسرے ساتھیوں سے مل کر کام کرنے کی تربیت ملے۔ کولوراڈو کے تجربے سے مجھے اپنی لیڈرشپ کی پوشیدہ صلاحیتوں کا پتا چلا اور ساتھیوں سے مل کر کام کرنے کا خوب لطف آیا، جو مشرق وسطیٰ کے مختلف ملکوں سے آئے تھے۔

بحیثیت مجموعی ایک سال کے ایکسچینج پروگرام نے مجھے اپنے آپ کو بہتر طور پر سمجھنے اور اپنے خیالات بہتر طور پر دوسروں تک پہنچانے کے قابل بنادیا۔ اس نے مجھے رواداری اور اتحاد کے بھی بہت سے سبق سکھائے، کیونکہ امریکہ کئی ثقافتوں کا مجموعہ ہے۔ ہمیں امریکہ میں کئی جگہ جانے اور مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقع ملا، جس سے میں نے یہ سیکھا کہ اختلاف برداشت کرنا، ہرقسم کے لوگوں کا احترام کرنا اور انھیں ان کی پسند کی زندگی گزارنے کی اجازت دینا کتنا ضروری اور کتنا مفید ہے۔

ہمیں خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لینے کا بھی موقع ملتا تھا۔ ان کاموں نے مجھے زیادہ ہمدرد شخص بنادیا ہے اور مجھے سکھایا ہے کہ ہرشخص، خواہ وہ کوئی بھی ہو، دوسرے لوگوں کی زندگی میں تبدیلی اور بہتری لاسکتا ہے۔ میں نے اپنے قیام امریکہ کے دوران یہ کوشش کی کہ زیادہ سے زیادہ رضاکارانہ سرگرمیوں میں حصہ لیا جائے۔ میں نے جو رضاکارانہ کام کئے، ان میں کمیونٹی فائر ہال میں خدمات انجام دینا، مقامی چرچ میں جنازے کے انتظامات میں ہاتھ بٹانا، اسکول فنکشن کے لئے اسکول سجانا، سڑکوں سے کچرا اٹھانا، بچوں کو گھر کا کام کرنے اور دوسری سرگرمیوں میں مدد دینا اور کمیونٹی اولڈ ہوم میں بزرگ شہریوں کی تفریح طبع کے لئے اداکاری کرنا شامل ہے۔

امریکی گھرانوں اور گلی محلوں میں زندگی بڑی دلچسپ اور پُررونق ہوتی ہے۔ گھر کا ہرشخص گھر کے کام کاج میں

کرسمس کے موقع پر سانتا کلاز کے ساتھ

حصہ لیتا ہے۔ معاشرے میں خاندان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، حالانکہ فلموں وغیرہ میں امریکہ کی جو تصویر نظر آتی ہے، وہ ایسی نہیں ہوتی۔ اکثر گھرانے اپنا کام اور اسکول کا کام مکمل کرنے کے بعد بہت سی دوسری سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں، مثلاً کیمپنگ، ہائیکنگ، فلم دیکھنا، کھیلنا اور سیروتفریح کرنا وغیرہ۔

میں امریکہ میں چونکہ اکیلا تھا، اس لئے میرے دوست ہی میری فیملی تھے اور میں ان سے ہر موضوع پر بات کرسکتا تھا اور لطف اندوز ہوسکتا تھا۔ ہم اکثر ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے تھے، مل کر فلم دیکھنے، باؤلنگ کرنے یا اسکیٹنگ کرنے جاتے تھے اور ہوٹل میں کھانا بھی کھاتے تھے۔ مجھے جن لوگوں کے ساتھ رہنے کا موقع ملا، میں بہت جلد ان میں گھل مل گیا اور اب جبکہ میں واپس آگیا ہوں، ان سے مسلسل رابطہ رکھتا ہوں اور انھیں یاد کرتا رہتا ہوں۔

امریکہ میں رہنے کے بعد مجھے یہ بھی اندازہ ہوا ہے کہ کسی ملک کی حکومت ضروری نہیں کہ اپنی قوم کی پالیسیوں اور سوچ کی پوری طرح عکاسی کرتی ہو۔ امریکی لوگوں کے بارے میں میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ بڑے دوست دار، بے تکلف اور روادار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خاندان کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ میں خود بھی کھلا ذہن

کولوراڈو میں YES لیڈرشپ پروگرام کے شرکاء کے ساتھ

رکھنے والا شخص ہوں اور پہلے بھی امریکیوں کے بارے میں بہت سے غلط نظریات سے اتفاق نہیں کرتا تھا۔ وہاں کے لوگوں سے مل کر اور معاشرے کو خود دیکھ کر میرے اس خیال کی تصدیق ہوئی ہے۔

ایکسچینج پروگرام کے تحت نومبر میں ایک بین الاقوامی تعلیمی ہفتہ منایا گیا، تاکہ تمام اسٹوڈنٹس اپنے اپنے ملک کے بارے میں معلومات فراہم کرسکیں۔ میں نے پاکستان اور اس کی ثقافت کے بارے میں تقریباً 30 پریزنٹیشن دیں اور رنگین تصویروں اور دلچسپ حقائق کے ذریعے بھی وضاحت کی۔ اس موقع پر میں روایتی پاکستانی لباس پہنتا تھا اور کچھ لوگوں کو پاکستانی کھانے بھی چکھاتا تھا۔

14 اگست 2007ء

پاکستان کا 60 واں جشن آزادی

پاک امریکہ تعلقات کے 60 سال

تاریخی تصاویر کے آئینے میں

1 وزیر اعظم لیاقت علی خان 4 مئی 1950ء کو واشنگٹن میں امریکی کانگریس کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں۔

2 پاکستان کی پہلی خاتون وزیر اعظم بے نظیر بھٹو 2 جون 1989ء کو امریکی کانگریس کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کر رہی ہیں۔

3 اسلام آباد: صدر پاکستان رفیق تارڑ 25 مارچ 2000ء کو ایوان صدر میں امریکی صدر بل کلنٹن کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ (AP Photo/Rick Bowmer)

4 وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو، امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر اور بیگم نصرت بھٹو ایک سرکاری تقریب میں۔

5 امریکہ کی خاتون اول جیکولین کینیڈی 24 مارچ 1962ء میں پشاور میں تحفہ میں دیئے گئے ایک دنبے پر ہاتھ پھیر رہی ہیں۔ (AP Photo)

6 امریکی صدر رونالڈ ریگن وائٹ ہاؤس میں وزیر اعظم محمد خان جونیجو کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ تصویر میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف بھی نمایاں ہیں۔

7 امریکی صدر جان ایف کینیڈی کی اہلیہ خاتون اول جیکولین کینیڈی مارچ 1962ء کو کراچی میں ایک اونٹ پر اپنی ہمشیرہ پرنسس ریڈز یویل کے ہمراہ بیٹھی ہیں۔ (AP Photo)

8 امریکی نائب صدر جارج بش (سینئر) صدر جنرل ضیاء الحق سے ملاقات کر رہے ہیں۔ تصویر میں غلام اسحٰق خان اور صاحبزادہ یعقوب خان بھی نمایاں ہیں۔

9 اسلام آباد: صدر جارج ڈبلیو بش 4 مارچ 2006ء کو ایوان صدر میں صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ (AP Photo/B.K. Bangash)

10 واشنگٹن: پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان مئی 1950ء میں امریکی صدر ہیری ٹرومین کے ساتھ۔

11 امریکی نائب صدر لنڈن جانسن مئی 1961ء میں کراچی کی ایک اہم شاہراہ ڈرگ روڈ (اب شاہراہ فیصل) کے کنارے اونٹ گاڑی کے ساربان بشیر احمد سے باتیں کر رہے ہیں۔